ضلع ہری پور میں طلاق و خلع کی شرح، اسباب اور سدِ باب: اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Ratio of Divorce and Khul' Cases in District Haripur, Causes and Remedy: An Analytical Study in Light of Islamic Teachings

* ڈاکٹر جنید اکبر
** شیرین بی بی

Abstract

In spite of the fact that Islam has permitted divorce and Khul' most reluctantly, their ratio is increasing day by day all over Pakistan. Once almost absent in the Pakistani society, the phenomenon of demand for complete separation between wives and husbands on petty issues has nowadays become almost a joke. This state of affairs requires serious reflection. The present article discusses District Haripur in this regard as a case study. Data of divorce and Khul' cases have been collected from various registered government and non-government organizations. The number of cases of divorce by trying to combine these events closely reviewing their location to identify the causes of divorce and Khul', if the suggestions and steps highlighted in this thesis are considered it can help in minimizing this evil from the Society.

Keywords: *Ṭalāq*, *Khul'*, Ratio of *ṭalāq* and *khul'* in Pakistan, Causes of *ṭalāq* in District Haripur

تمہید

میاں بیوی کی زندگی اس وقت تک خوبصورت رہتی ہے جب تک دونوں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال پیار و محبت سے رکھتے ہیں۔ لیکن بعض اوقات اس مضبوط رشتے میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں اور الفت و محبت کی جگہ نفرت لے لیتی ہے۔ اور جب معاملہ حد سے بڑھ جاتا ہے اور کسی صورت مصالحت کی گنجائش باقی نہیں رہتی تو ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ نے دو طریقوں کی طرف رہنمائی فرمائی ہے۔

1. طلاق۔ 2. خلع۔

1۔ طلاق:

"شریعت میں لفظ مخصوص کے ذریعے قید نکاح کو اٹھانا (طلاق کہلاتا ہے)" [1]

اور طلاق کا اختیار اصالۃً مرد کے پاس ہوتا ہے۔

"ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ بے شک میرے مالک نے میری شادی اپنی باندی سے کی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ میرے اور اس کے درمیان جدائی کر دے تو رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو کیا ہوا کہ تم میں سے کوئی ایک اپنے غلام کی اپنی باندی کے

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور۔
** ایم فل سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و دینیہ، جامعہ ہری پور۔

ساتھ شادی کرتا ہے پھر ان کے درمیان جدائی کرنا چاہتا ہے بے شک طلاق (کا حق) اس شخص کے لیے ہے جو پنڈلی کو پکڑے۔"[2]

مگر اللہ تعالٰی نے طلاق کو حلال چیزوں میں سب سے ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے:

"حلال کاموں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ کام طلاق دینا ہے۔"[3]

اس حدیث کی رو سے فقہائے کرام نے طلاق کو صرف سخت ضرورت کے وقت ہی جائز قرار دیا۔

"طلاق بنظر اصل حرام ہے اور بنظر حاجت مباح ہے"[4]

2۔ خلع:

شریعت میں "عوض کے ذریعے لفظ خلع کے ساتھ ملکِ نکاح کو ختم کرنا خلع ہے۔"[5]

مرد و عورت کے جھگڑوں میں اگر دونوں کو اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکنے کا ڈر ہو تو دونوں پر گناہ نہیں کہ عورت کچھ مال دے کر علیحدگی اختیار کرے۔ مگر اس کے لیے مرد کی رضامندی لازم ہے اور بلاوجہ خلع لینے والی عورت جنت کی خوشبو سے محروم رہے گی۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

"جو عورت اپنے خاوند سے بغیر کسی عذر کے خلع لے تو وہ جنت کی خوشبو تک نہ پائے گی"[6]

جس طرح طلاق حلال چیزوں میں سے سب سے ناپسندیدہ عمل ہے، اسی طرح بلاوجہ خلع لینی والی عورتوں کو بھی منافق کہا گیا ہے:

"بلاوجہ شوہر سے خلع طلب کرنے والی عورتیں منافق ہیں"[7]

مگر اس کے باوجود معاشرے میں جہاں بھی دیکھیں تو اس رشتے کو برقرار رکھنے کے بجائے اکثر میاں بیوی میں سے کوئی ایک اس رشتے کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے طلاق و خلع کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے۔ جس لفظ (طلاق) کو زبان سے ادا کرنے میں لوگ عار سمجھتے تھے اب دھڑلے سے یہ لفظ ہمارے گھروں اور خاندانوں میں استعمال ہونے لگا ہے۔ جہاں مرد حضرات شادی کے کچھ عرصہ بعد مختلف وجوہات کی بناء پر اس مقدس اور مضبوط رشتے کو کچے دھاگہ کے مانند سمجھتے ہوئے توڑنے پر آمادہ نظر آتے ہیں تو وہیں ان عورتوں کی تعداد میں بھی حیران کن اضافہ ہو رہا ہے جو معمولی باتوں پر سمجھوتہ کرنے کے بجائے مشتعل ہو کر عدالتوں کا دروازہ کھٹکھٹانے پہنچ رہی ہیں۔

ان عدالتوں میں بھی طلاق و خلع کے حصول میں اتنی آسانیاں کر دی گئی ہیں کہ مختصر عرصہ میں ہی خلع کی ڈگریاں جاری کر دی جاتی ہیں جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ پاکستان کے عائلی قوانین کو اسلامی قوانین کا جامہ نہیں پہنایا گیا۔

پاکستان میں طلاق و خلع کی شرح:

پاکستان کے مختلف شہروں میں طلاق و خلع کی شرح اور اس کی کمی و زیادتی کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ پاکستان میں مجموعی طور پر طلاق و خلع کی شرح بڑھ رہی ہے جیسے کہ کراچی میں جنوری 2005ء سے جنوری 2008ء کے دوران فیملی کورٹس میں طلاق و خلع کے 64800 کیسز درج ہوئے تھے مگر 2008ء کے بعد اس تعداد میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا اور

کراچی کی فیملی کورٹس میں جنوری 2008ء سے لے کر 2012ء کے دوران طلاق و خلع کے 72900 کیسز درج ہوئے۔ ان کے علاوہ کراچی کے 18 ٹاؤنز کی مصالحتی کمیٹیوں میں 2008ء سے اگست 2012ء کے دوران طلاق و خلع کے 2154 کیسز رجسٹرڈ ہوئے۔ اس طرح کراچی کی تمام فیملی کورٹس اور شہری حکومت کی مصالحتی کمیٹیوں میں طلاق و خلع کے رجسٹرڈ ہونے والے کیسز کا مجموعہ 75054 بنتا ہے۔ جس کی سالانہ اوسط 18764 نکلتی ہے۔[8] جبکہ لاہور کی خانگی عدالتوں میں طلاق و خلع کے اوسطاً 100٪ کیسز داخل ہو رہے ہیں۔[9]

رپورٹ کے مطابق وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں 2011ء کے دوران 557 جوڑے ایک دوسرے سے الگ ہوئے جبکہ 2002ء میں یہ تعداد صرف 208 تھی۔[10]

اسی طرح فیصل آباد کی فیملی کورٹس میں 2010ء میں طلاق و خلع کے کیسز کی تعداد 8024 تھی جو کہ 2014 میں 13437 ہو گئی۔[11]

ذیل میں کیس سٹڈی کے طور پر ضلع ہری پور میں طلاق و خلع کی شرح پر تحقیق کی گئی جس کی تفصیل ذیل میں پیش کی جا رہی ہے تاکہ اس کے اسباب کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ اس کی کمی اور روک تھام کی عملی تجاویز کو زیرِ بحث لایا جا سکے اور طلاق و خلع کی شرح میں کمی کے لیے عملی اقدامات کی راہ ہموار ہو سکے۔

ضلع ہری پور کا تعارف:

سکھ جرنیل ہری سنگھ نلوہ نے 1822ء میں ہری پور شہر کو آباد کیا اور 1901ء میں اس شہر کو ہری پور کا نام دیا گیا۔ 1976ء میں ہری پور ضلع ایبٹ آباد کی ایک تحصیل بنا اور یکم جولائی 1991ء میں اس کو ضلع کا درجہ ملا۔ یہ سطح سمندر سے 610 میٹر کی بلندی پر واقع ہے۔ ضلع ہری پور کا کل رقبہ 1725 مربع کلو میٹر ہے۔ 1998ء کی مردم شماری کے ضلع کی آبادی 692228 تھی۔ 2005ء میں ہری پور کی آبادی 803000 تھی جبکہ 2012ء میں آبادی 945،000 تھی۔ ضلع ہری پور کی 2 تحصیلیں ہری پور اور غازی، 45 یونین کونسلز پر مشتمل ہیں۔ جن میں 37 تحصیل ہری پور اور 8 تحصیل غازی میں ہیں۔ ضلع کی 68٪ آبادی ہندکو زبان بولتی ہے۔[12]

ضلع ہری پور کا حدودِ اربعہ:

ضلع ہری پور کے شمال مغرب میں ایبٹ آباد، شمال میں مانسہرہ، جنوب مشرق میں مارگلہ کی پہاڑیاں، شمال مغرب میں وادی سوات، مغرب میں بونیر اور ضلع صوابی، جنوب مغرب میں اٹک، شمال مشرق میں راولپنڈی اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد ضلع کے جنوب میں واقع ہے۔[13]

ضلع ہری پور میں طلاق و خلع کی شرح:

ملک کے دیگر شہروں کی طرح ضلع ہری پور میں بھی طلاق و خلع کی شرح میں خطرناک حد تک اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ ضلع ہری پور میں 1987ء سے 2015ء تک واقع ہونے والے طلاق و خلع کے مستند اور رجسٹرڈ واقعات کی تعداد یونین کونسلز، دارالافتاء، ضلعی عدالت اور تنازعات کی حل کی کونسل (DRC) کے مطابق 18305 ہے جس کی تفصیل ذیل میں بیان کی گئی ہے جب کہ غیر رجسٹرڈ کیسز کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔

یونین کونسلز:

ضلع ہری پور کے 45 یونین کونسلز میں سے Urban 15 (شہری) اور Rural 30 (دیہاتی) ہیں۔ ان یونین کونسلز سے حاصل ہونے والی تعداد سے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ Rural یونین کونسلز میں طلاق کے واقعات کی تعداد زیادہ ہے جس کی وجہ پسماندگی، دین سے دوری اور تعلیم کا فقدان ہے۔ جب کہ Urban یونین کونسلز میں میں خلع کے واقعات کی تعداد طلاق کے مقابلے میں کئی زیادہ دیکھنے میں آرہی ہے۔ جس کی وجہ میڈیا کی یلغار، عورتوں کا تعلیم یافتہ ہونا اور برسرِ روزگار ہونا اور بے لگام آزادی ہے۔

2001ء سے لیکر مئی 2015ء تک ضلع کی تمام یونین کونسلز سے حاصل شدہ رجسٹرڈ ریکارڈ کے مطابق طلاق و خلع کی تعداد تقریباً 13691 ہے۔[14]

دارالافتاء:

دارالافتاء شرعی مسائل میں رہنمائی کرنے والا دفتر ہے اور یہ دفاتر عموماً دینی درسگاہوں سے منسلک ہوتے ہیں۔ ضلع ہری پور میں 167 مدارس ہیں۔[15] اور صرف 4 مدارس ایسے ہیں جہاں سے عوام کی کثیر تعداد مختلف دینی مسائل کے ساتھ ساتھ طلاق و خلع کے مسائل میں رہنمائی حاصل کرتی ہے اور ان مدارس کے دارالافتاء سے باقاعدہ فتوٰی جاری کیے جاتے ہیں۔ دارالافتاء کا مستقل شعبہ رکھنے والے مدارس دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ، مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم، جامع مسجدِ اقصٰی اہلِ حدیث، جامعہ عربیہ عبداللہ بن مسعودؓ ہیں۔ ان دو دارالافتاء میں طلاق و خلع کے واقعات کی تعداد کا جو ریکارڈ موجود ہے وہ درج ذیل سطور میں زیرِ تحریر لایا گیا ہے۔

دارالعلوم اسلامیہ رحمانیہ کا شعبہ دارالافتاء 1998ء سے مستقل طور پر دینی امور پر عوام الناس کی راہنمائی کے لیے فتاوٰی دے رہا ہے۔ جس کے موجودہ نگران مفتی محمد ایوب ہزاروی ہیں ان کے مطابق 1998ء سے مئی 2015 تک 853 طلاق و خلع کے متعلق فتاوٰی جاری ہوئے۔[16]

اسی طرح مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم 2006ء سے تحریری اور تقریری طور پر مختلف دینی امور کے ساتھ ساتھ طلاق کے بارے میں فتاوٰی دے رہا ہے لیکن 2010ء تک اس کا کوئی تحریری ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ جبکہ دارالافتاء کے نگران مفتی محمد عاصم کے مطابق 2011ء سے لیکر 2015 تک جاری ہونے والے فتاوٰی جات کی تعداد 500 ہے۔[17]

جامع مسجد اقصٰی اہلِ حدیث مین بازار ہری پور سے گذشتہ دو سال کے دوران مفتی عبدالقیوم نے 25 کے قریب طلاق کے فتاوٰی جاری کیے ہیں جن کا کوئی تحریری ریکارڈ ان کے پاس موجود نہیں۔[18]

جامعہ عربیہ عبداللہ بن مسعود ضلع ہری پور کی ایک عظیم درسگاہ ہے جس کے شعبہ افتاء سے مفتی شفقت محمود نے پچھلے چار سالوں سے 30 کے قریب طلاق کے فتاوٰی جاری کیے ہیں جن میں سے صرف دو سال کا باقاعدہ ریکارڈ شعبہ افتاء میں موجود ہے۔[19]

اگر مندرجہ بالا دارالافتاء سے جاری ہونے والے طلاق و خلع کے رجسٹرڈ فتاوٰی جات کو یکجا کیا جائے تو 1998ء سے مئی 2015ء تک طلاق و خلع کے فتاوٰی جات کی کل تعداد 1383 ہے۔

ضلعی عدالت ہری پور:

ہری پور کو 1992ء میں ضلع کا درجہ دیا گیا۔ ضلعی عدالت ہری پور سے حاصل ہونے والے ریکارڈ کے مطابق 1987ء سے مئی 2015ء تک ضلعی عدالت میں تنسیخِ نکاح، نان نفقہ اور طلاق کے 3231 کیسز رجسٹرڈ ہوئے۔ جب کہ آج کل ماہانہ کی بنیاد پر 15 سے 20 کیسز طلاق و خلع کے رجسٹرڈ ہوتے ہیں جن میں زیادہ تر شادی شدہ خواتین شوہر سے قانونی طور پر علیحدگی حاصل کرنے کے لیے عدالت سے رجوع کرتی ہیں۔[20]

تنازعات کے حل کی کونسل (DRC):

ضلع ہری پور میں Dispute Resolution Council کا قیام 10 اپریل 2014ء کو ہوا۔ یہ ایک ایسا فلاحی ادارہ ہے جو حکومت کی زیرِ نگرانی لوگوں کے مسائل میں مصالحت کروانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ۔DRC میں اب تک 58 فیملی کیسز رجسٹرڈ ہوئے۔ ان 58 کیسز میں 4 کیسز طلاق و خلع کے تھے جن میں دونوں فریقین کے درمیان صلح کرادی گئی۔[21]

ضلع ہری پور میں مختلف ذرائع سے حاصل ہونے والے طلاق و خلع کے رجسٹرڈ کیسز کی تعداد:

نمبر شمار	حاصل شدہ معلومات کا ذریعہ	عرصہ	طلاق و خلع کی تعداد
1۔	یونین کونسلز	2001ء تا مئی 2015ء	13691
2۔	دارالافتاء	1998ء تا مئی 2015ء	1383
3۔	ضلعی عدالت	1987ء تا مئی 2015ء	3231
4۔	DRC	2014 تا مئی 2015ء	0
1987ء سے مئی 2015ء تک طلاق و خلع کے رجسٹرڈ کیسز کی کل تعداد:			18305

ضلع ہری پور میں رجسٹرڈ غیر سرکاری تنظیمیں اور طلاق و خلع کے معاملات:

ضلع ہری پور میں خواتین کے حقوق کے لیے کئی مختلف غیر سرکاری تنظیمیں کام کر رہی ہیں۔ یہ تنظیمیں عورتوں پر ہونے والے تشدد کے خلاف ان میں شعور اجاگر کرنے کے علاوہ انھیں عدالتی و معاشی تحفظ فراہم کرنے میں بھی اہم کردار ادا کر رہی ہیں مگر صرف چند ایک تنظیموں کے پاس طلاق و خلع کے واقعات کے متعلق معلومات حاصل ہو سکیں جن کا مختصر تعارف تحریر کیا جاتا ہے:

سوشل ایکشن فار ہیومن رائٹس اینڈ ایڈوکیسی ریسرچ ایڈوانسمنٹ (SAHARA):

اس ادارہ کے مطابق 2010ء سے مئی 2015ء تک عورتوں پر تشدد اور گھریلو ناچاقی کے 99 کیسز درج ہوئے جن میں سے 18 کیسز میں طلاق و خلع واقع ہوئی۔[22]

سنگم ڈویلپمنٹ:

"سنگم ڈویلپمنٹ" کے مطابق 2006ء سے 2015ء تک گھریلو ناچاقی کے 16 کیسز اس تنظیم کے زیرِ نگرانی ضلعی عدالت میں زیرِ سماعت رہے۔ جن میں سے 8 کیسز میں خلع واقع ہوئی۔ اور بقیہ 8 کیسز سنگم ڈویلپمنٹ کے زیرِ اہتمام ابھی تک ضلعی عدالت میں زیرِ سماعت ہیں۔[23]

سنگی:

"سنگی" کے 100 فورم ضلع ہری پور میں کام کر رہے ہیں سنگی سے حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق عورتوں پر تشدد اور ناچاقی کے 12 کیسز DRC میں آواز فورم اور دوسری تنظیموں کی معاونت سے زیرِ سماعت ہیں۔[24]

ایکشن فار دی رائٹس آف وومن (ARW):

"ایکشن فار دی رائٹس آف وومن (ARW)" (جو جون 2012ء میں وجود میں آئی) کے مطابق مئی 2015ء تک فیملی نوعیت کے 100 سے زائد کیسز درج ہوئے جن میں سے 48 کیسز طلاق و خلع کے تھے۔[25]

ضلع ہری پور میں طلاق و خلع کی شرح میں اضافے کی وجوہات:

اگر ہم پاکستان کے ساتھ ساتھ ضلع ہری پور میں طلاق و خلع کے اس بڑھتے ہوئے رجحان کا جائزہ لیں تو ہر کیس کے پیچھے ایک الگ وجہ اور الگ کہانی ہے۔ جو ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ لیکن ان واقعات سے یہ مجموعی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ شادی شدہ افراد جن کو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کا لباس قرار دیا وہ محض معمولی وجوہات کی بناء پر اس لباس کو اتار پھینک دیتے ہیں۔

لہٰذا ضلع ہری پور کے وکلاء، جج صاحبان، DRC کے کنوینیرز، مفتیان کرام، مختلف NGO'S کے نگران اور علیٰحدہ ہونے والے جوڑوں سے انٹرویو اور سروے کے بعد طلاق و خلع کی شرح میں اضافے کے درج ذیل اسباب معلوم ہوئے:

1۔ جلد بازی یا دیر سے شادی:

ضلع ہری پور میں طلاق و خلع کے وقوع کی وجوہات میں سے ایک وجہ جلد بازی یا دیر سے شادی ہے۔ اکثر واقعات میں لڑکے یا لڑکی کے والدین نے جلد بازی میں لڑکی کی ظاہری خوبصورتی یا لڑکے کا اسٹیٹس اور عادات واطوار کو جانے بغیر شادی کے بندھن میں باندھ دیا اور شادی کے بعد جب دونوں فریقین کو ایک دوسرے کو جاننے کا موقع ملا تو ذہنی اختلاف کی وجہ سے گھریلو انتشار پیدا ہونے لگا اور یہ انتشار آخر کار علیحدگی پر ختم ہوا۔

غربت اور مناسب رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے بھی بعض اوقات لڑکی یا لڑکے کی شادیوں میں تاخیر بھی طلاق و خلع کی ایک وجہ ہے۔

2۔ طبقاتی فرق:

طلاق و خلع کی ایک وجہ اپنے کفو میں شادی کا نہ ہونا ہے۔ ضلع ہری پور میں طلاق و خلع کے بہت سے واقعات میں دونوں فریقین کا دین، دیانت، مال، نسب، اخلاق، تعلیم اور معاش میں برابر نہ ہونے کی وجہ سے علیحدگی ہوئی۔

3۔ پسند کی شادی:

موجودہ روشن خیال حکومت نے نوجوان نسل کو اتنا آزاد کر دیا ہے کہ ان کا رجحان پسند کی شادیوں اور کورٹ میرج کی طرف زیادہ ہے۔ یونین کونسل سے حاصل ہونے والی معلومات کے مطابق طلاق و خلع کے واقعات میں اضافے کی ایک بڑی وجہ پسند کی شادیاں ہیں کیونکہ ایسی شادیوں میں خاندان کے سربراہان کی رضامندی شامل نہیں ہوتی۔

4۔بے روزگاری:

بے روزگاری بھی طلاق وخلع کی شرح میں اضافے کی بڑی وجہ ہے کیونکہ بے روزگار مرد بیوی بچوں کی ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے میں ناکام رہتا ہے جس کی وجہ سے میاں بیوی میں تلخیاں بڑھ جاتی ہیں۔ اور آخر کار تنگ آکر یا مرد نے عورت کو طلاق دینے میں عافیت سمجھی یا پھر بیوی اخراجات پورے نہ کرسکنے کی وجہ سے خلع لینے پر مجبور ہوئی۔

5۔جبراًیاوٹہ سٹہ کی شادی:

طلاق وخلع میں اضافے کی ایک وجہ جبراًیاوٹہ سٹہ کی شادی ہے کیونکہ عموماًایسے واقعات میں کسی ایک جوڑے کا اپنی ازدواجی زندگی سے مطمئن نہ ہونے کی صورت میں اس کا اثر دوسرے جوڑے پر بھی ہوا۔

6۔گھریلوناچاقی:

گھریلوناچاقی، معاشی بدحالی، سسرال والوں کا غیر مناسب رویہ، ذہنی ہم آہنگی کا نہ ہونا اور اعتماد کی کمی وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے۔ گھریلوناچاقی میں ساس بہو کے جھگڑے سب سے نمایاں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں رہ جاتا کہ عورت ہی ایک عورت کی دشمن بن جاتی ہے اور اس کا گھر برباد کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

7۔مشترکہ خاندانی نظام:

مشترکہ خاندانی نظام بھی طلاق وخلع کی وجہ ہے کیونکہ اس میں گھر کے تمام تر اختیارات ایک فرد کے پاس ہوتے ہیں لہٰذا ایسے خاندانوں میں اکثر اوقات لڑکیاں روک ٹوک کو پسند نہیں کرتیں۔ اور معمولی باتوں کو طول دے کر نوبت طلاق یا خلع پر پہنچ جاتی ہے۔

8۔بری صحبت:

دونوں فریقین میں سے کسی ایک یا دونوں کا معصیت وگناہ میں مبتلا ہونا بھی طلاق وخلع کی ایک وجہ ہے۔ کیونکہ اس سے حالات اس حدتک بگڑ جاتے ہیں کہ نوبت طلاق یا خلع تک پہنچ جاتی ہے۔

9۔غیر ضروری توقعات:

بسااوقات شادی سے پہلے دونوں فریق یا خاندان ایک دوسرے سے بہت سے توقعات وابستہ کرکے اہداف بھی مقرر کرلیتے ہیں اور شادی کے بعد وقت اور حالات میں تبدیلی کی وجہ سے اپنے اہداف کو پہنچ نہ پانے کی وجہ سے زندگیوں میں تلخیاں پیدا ہوئیں اور نتیجتاًعلیحدگی اختیار کرنی پڑی۔

10۔درپردہ تعلقات:

بعض واقعات میں بیوی یا شوہر کے شادی سے پہلے یا بعد کسی دوسرے مرد یا عورت سے استوار تعلقات بھی ازدواجی زندگیوں میں انتشار اور بے سکونی کا سبب بنے۔

11۔پردے کا فقدان:

پردہ شریعت کی قید نہیں بلکہ حفاظت ہے۔ لیکن جب سے عورت نے پردے کو قید سمجھا وہیں سے معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوا۔ شرعی پردہ نہ ہونے کی وجہ سے قتل وغارت، رشتوں کے ٹوٹنے اور طلاق وخلع کے واقعات دیکھنے میں آئے ہیں۔

12۔ حقوق کی پاسداری:

اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے کچھ حقوق و فرائض مقرر کیے ہیں جن کی پاسداری ان کے رشتے کے استحکام کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ ضلع ہری پور میں طلاق و خلع کے واقعات کی تفصیلات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق و خواہشات کا خیال نہیں رکھتے کیونکہ انھیں ایک دوسرے کے حقوق و فرائض کا علم ہی نہیں۔ جس کی وجہ سے زندگیوں میں بے اعتمادی، نفرت، شکوک اور عدمِ برداشت جیسے عناصر نے طلاق و خلع کی طرف راغب کیا۔

13۔ موبائل فون:

ضلع ہری پور میں طلاق و خلع کی وجہ موبائل فون کا غلط استعمال بھی بتایا گیا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات موبائل فون کا غلط استعمال ازدواجی زندگیوں کو متاثر کر کے گھروں کو اجاڑ دیتا ہے۔

14۔ والدین کی بے جا مداخلت:

ضلع ہری پور کے کئی دیہاتوں میں مشترکہ خاندانی نظام رائج ہے۔ جس کی وجہ سے میاں بیوی کی ذاتی زندگیوں میں ان کے والدین کا زیادہ عمل دخل ان کو ایک دوسرے کے قریب آنے کے بجائے ان میں دوری پیدا کرتا ہے۔

15۔ میڈیا/ناولز:

میڈیا کو حاصل ہونے والی بے لگام آزادی کی وجہ سے عورتوں میں آزادی، خودمختاری اور مشترکہ خاندانی نظام سے بغاوت پیدا ہو رہی ہے اور وہ ویسا ہی طرزِ زندگی اختیار کرنا چاہتی ہیں جس طرح کا ڈراموں یا ناولز میں دکھایا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقی دنیا اس خیالی دنیا سے بہت مختلف ہے اور ایسی صورت میں میاں بیوی میں اختلافات علیحٰدگی کا سبب بنتے ہیں۔

16۔ مغربی تہذیب کے اثرات:

مغربی تہذیب نے ہمارے رسم ورواج کو خطرناک حد تک جدت پسندی کا رخ دے دیا ہے جس کی وجہ سے ہم شریعت سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور اس کی وجہ سے دیگر مصائب کے ساتھ ساتھ ہماری گھریلو زندگیوں میں بھی انتشار بڑھ رہا ہے۔

17۔ NGO'S کا کردار:

NGO'S نے عورتوں کو نام نہاد روشن خیالی، آزادی اور خودمختاری پر اکسانے کا کردار ادا کیا جس نے عورت کی گھریلو زندگی کو متاثر کیا۔ مختلف NGO'S کے انٹرویوز کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ انھوں نے عورتوں کا گھر بسانے کے بجائے ان کو خلع پر آمادہ کیا۔

18۔ کم عمری کی شادی:

بعض واقعات میں چند غریب والدین نے بیٹیوں کو بوجھ سمجھتے ہوئے کم عمری میں ہی شادیاں کرادیں۔ لیکن کم عمر لڑکی کے لیے شادی جیسی بڑی ذمہ داری کو اٹھانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوتا ہے اور ایسی صورت میں جب سسرال والوں نے صبر وبرداشت سے کام لینے کے بجائے لڑائی جھگڑے شروع کیے تو آخرکار نوبت طلاق یا خلع تک پہنچی۔

19۔ شک اور بدگمانی:

ازدواجی زندگیوں کی کامیابی کے لیے میاں بیوی میں اعتماد کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ بدگمانی یا شک کی بیماری میاں بیوی اور خاندانوں کے درمیان تعلقات میں دراڑ پیدا کرتی ہے۔

20۔ زوجین کی بدکلامی / نافرمانی:

طلاق وخلع کی ایک اہم وجہ زوجین کی بدکلامی یا نافرمانی ہے۔ اکثر خواتین حد درجہ زبان دراز اور بدکلام ہوتی ہیں اور بعض شوہر بھی انتہائی درجے کے بدمزاج ہوتے ہیں۔ بعض واقعات میں ان کی یہی زبان درازی اور بدکلامی علیٰحدگی کا سبب بنی ہیں۔

21۔ دین سے دوری:

ان تمام وجوہات کی ایک اہم اور بنیادی وجہ دین سے دوری ہے جس سے دیگر وجوہات نے جنم لیا۔ لوگوں میں اسلامی تعلیمات کے فقدان کی وجہ سے مختلف قسم کی برائیاں اور خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اور یہی برائیاں اور خرابیاں طلاق وخلع میں اضافے کا باعث بن رہی ہیں۔

طلاق وخلع کے برے اثرات اور خطرناک نتائج:

- طلاق وخلع سے نہ صرف خانگی زندگی تباہ وبرباد ہو کر رہ جاتی ہے بلکہ دونوں خاندانوں کے تعلقات اس حد تک بگڑ جاتے ہیں کہ بعض اوقات نوبت قتل وغارت تک پہنچ جاتی ہے۔
- طلاق کی وجہ سے اولاد ضائع ہو جاتی ہے۔ وہ باپ کے پاس ہو یا ماں کے پاس دونوں صورتوں میں وہ محروم زندگی گزارتی ہے۔ اور احساس کمتری کا شکار ہو کر کئی قسم کی نفسیاتی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔
- اس کے علاوہ طلاق یافتہ یا خلع لینے والی عورت کی معاشرے میں کوئی عزت نہیں، معاشرے کے لیے ایسی عورتیں بدنما داغ بن جاتی ہیں۔ ایسی عورت کا مستقبل تاریک ہو جاتا ہے کیونکہ اس کو قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔
- مطلقہ عورتیں اپنے والدین یا بھائیوں کے گھروں میں رہ کر خود بھی بیمار پڑ جاتی ہیں اور ان کے لیے بھی مختلف قسم کی مالی وذہنی پریشانیوں کا باعث ہوتی ہیں۔
- جس معاشرے میں مطلقہ عورتیں کثرت سے ہو ں اور اس معاشرے میں طلاق یافتہ عورتوں کے ساتھ نکاح کو معیوب سمجھا جاتا ہو (حالانکہ ایسا قطعاً درست نہیں ہے) تو وہاں وہ خواتین بے راہ روی کا شکار ہو جاتی ہیں اور بدکاری کے مواقع پیدا ہو جاتے ہیں۔ پھر عفت وعصمت کی دھجیاں اڑادی جاتی ہیں اور شرم وحیا نام کی کوئی چیز نظر نہیں آتی۔

طلاق وخلع کی بڑھتی ہوئی شرح میں کمی کے اقدامات:

طلاق کو ابغض المباحات کہا گیا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے نہ صرف دو افراد بلکہ دو خاندانوں کا سکون ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ حدیث پاک میں ہے:

> "حکیم بن معاویہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ہم پر ہماری بیوی کا کیا حق ہے؟ فرمایا جب تم کھانا کھاؤ تو اسے بھی کھلاؤ اور جب تم کپڑے پہنو تو اسے بھی پہناؤ، چہرہ پر طمانچہ نہ لگاؤ، نہ برا بھلا کہو اور اگر ضرورت ہو تو گھر میں رکھ کر ہی بطورِ تنبیہ قطع تعلق کر لو"[26]

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ عورتیں ہمدردی اور اچھے سلوک کی مستحق ہیں۔ اگر اسلام نے عورتوں کے حقوق کی رعایت کی ہے تو طلاق کو ابغض المباحات ہونا واضح ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس چھوٹے سے چار حرفی لفظ سے مرد وعورت کا محبت بھرا رشتہ ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاتا ہے۔

اگرچہ ضلع ہری پور میں عوام کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف سرکاری اور غیر سرکاری ادارے کوشاں ہیں۔ لیکن ابھی تک طلاق و خلع کی روک تھام کے لیے ان اداروں کی طرف سے کوئی ایسے قابلِ قدر اقدامات دیکھنے میں نہیں آئے جس سے طلاق و خلع کی بڑھتی ہوئی شرح میں کمی آسکے۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ طلاق و خلع کے متعلق اسلامی تعلیمات کو واضح طور پر عوام الناس کے سامنے لاکر درج ذیل اقدامات پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے تاکہ طلاق و خلع کی بڑھتی ہوئی شرح میں کسی حد تک کمی لائی جاسکے۔

- لوگوں میں اسلامی تعلیمات و قوانین سے آگاہی کی مہم چلائی جائے۔ لوگوں کو بتایا جائے کہ اگر طلاق کے سوا کوئی صورت نہ ہو تو طلاق دیتے وقت اسلامی تعلیمات کو مدِ نظر رکھیں۔ اس کے علاوہ مردوں کو طلاق کی اقسام، طلاق دینے کا صحیح طریقہ اور طلاق کے الفاظ سے مکمل آگاہی حاصل ہو۔
- پاکستان کی عدالتوں میں اسلامی قانون نافذ کیا جائے۔ عدلیہ کے نظام میں اصلاح کی ضرورت ہے لہٰذا عائلی قوانین کو اسلامی قوانین کا جامہ پہنا کر ان پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جائے۔
- موجودہ عدالتی نظام میں زیادہ مؤثر کردار وکلاء کا ہے لہٰذا وکلاء کے لیے ضروری ہے کہ اگر ان کے پاس خلع کا کیس آئے تو اس کا باریک بینی سے جائزہ لیں۔ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ نہ کریں۔

جج صاحبان کے لیے بھی ضروری ہے کہ وہ عدالت میں مفتی کا کردار ادا کرنے کے بجائے قاضی کا کردار ادا کریں اور اچھی طرح معاملے کے تحقیق کروائیں اور بغیر تحقیق کے وکلاء کے بیانات کی روشنی میں فیصلہ نہ دیں۔ حکومت وقت کے لیے بھی لازم ہے کہ طلاق و خلع کے مقدمات کی شنوائی کی جو عدالتیں قائم ہیں ان کیسز کی سماعت کے لیے ایسے جج صاحبان مقرر کیے جائیں جو نیک، عادل، منصف اور خداترس مسلمان ہوں اور سب سے بڑھ کر شرعی قوانین سے بخوبی واقف ہوں۔

- اسلامی نظریاتی کونسل نے بیک وقت تین طلاقوں کے عمل کو غیر شرعی قرار دیا ہے اور اس کو قابل جرم قرار دیتے ہوئے اس کے لیے سزا کی تجویز پیش کی ہے۔ حکومت اس سفارش پر عمل کرکے طلاق کے بڑھتے ہوئے واقعات میں کسی حد تک کمی لاسکتی ہے۔
- تنازعات کے حل کی کونسل (DRC) اور مصالحتی اور علاقے کی ذیلی اصلاحی کمیٹیوں کو طلاق و خلع کے شرعی مسائل سے آگاہی اور شریعت میں حلِ تنازع کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات کیے جائیں۔ اور ایسے لوگوں کی شمولیت کو یقینی بنایا جائے جو نیک نیتی سے معاشرے کی اصلاح کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں۔ اور طلاق و خلع کے مسائل سے بخوبی واقفیت رکھتے ہوں۔
- حکومت میڈیا کو اس بات کا پابند کرے کہ وہ مغربی تہذیب کی تقلید کی بجائے اسلامی معاشرے کی بقاء اور مشرقی تہذیب کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرے۔ اور ملک میں بے پردگی، فحاشی، عریانی اور عورت کو بے جاآزادی کا تصور دینے والے اداروں اور میڈیا چینلز کو اسلام اور آئین سے متصادم قرار دے کر ان پر پابندی لگائے۔
- عورتوں کو نکاح، طلاق اور خلع کے بارے میں شرعی حقوق اور اختیارات سے آگاہی فراہم کی جائے نیز تعلیمی اور سرکاری اداروں میں عورتوں کے لیے شرعی اصولوں کے مطابق ماحول فراہم کیا جائے۔

- نکاح کرتے وقت والدین کو خاندانوں کا پسِ منظر اور لڑکے لڑکی کی رضامندی یا ترجیحات کو دیکھ کر نکاح کرنا چاہیے اس کے علاوہ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ لڑکا لڑکی یا دونوں خاندان ہر لحاظ سے ایک دوسرے کے برابر ہوں یعنی دین، دیانت، مال، نسب، پیشہ اور تعلیم وغیرہ میں لڑکا لڑکی سے کم تر نہ ہو۔
- علماء دین، مفکرین اور سکالرز کی پیش کردہ سفارشات جو کہ طلاق و خلع کی شرح میں کمی لانے کے لیے معاون ومددگار ہیں۔ سرکاری سطح پر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- والدین، لڑکوں اور لڑکیوں کے لیے محلے، علاقے، سکول، کالجز، یونیورسٹی اور مساجد ومدارس ہر سطح پر ایسے تربیتی پروگرام منعقد کیے جائیں جن میں انھیں طلاق وخلع کے نقصانات اور معاشرے پر اس کے برے اثرات سے آگاہ کیا جائے۔
- عوام الناس کی اصلاح کے لیے محلے اور علاقے کی سطح پر نیک اور صالح لوگوں پر مشتمل اصلاحی کمیٹیاں بنائی جائیں۔

طلاق و خلع کی بڑھتی ہوئی شرح میں کمی کے لیے غیر سرکاری تنظیموں کے فعال کردار کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تنظیمیں سکول، کالجز، یونیورسٹیز اور ضلع کے مختلف علاقوں میں خواتین کی ازدواجی زندگی سے آگاہی کے لیے دینی علماء کی قیادت میں مختلف قسم کی ورکشاپ اور سیمینار منعقد کروا کر خواتین اور خصوصاً نوجوان لڑکیوں کی تربیت میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اس طرح وہ طلاق و خلع کے بڑھتے ہوئے ناسور کو کسی حد تک کم کرنے میں مثبت کردار ادا کر سکیں گی۔

حواشی و حوالہ جات:

[1] عثمان بن علی بن محجن البارعی، تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق وحاشیۃ الشلبی، المطبعۃ الکبری الامیریۃ-بولاق، قاہرہ، ط1، 1313ھ، ج2، ص188۔

[2] ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد، سنن ابن ماجہ، ج1، ح2081، ص672۔(شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)۔

[3] ابن ماجہ ابو عبد اللہ محمد، سنن ابن ماجہ، ج1، ح2018، ص650۔(شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے)۔

[4] لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی، فتاوی الہندیہ، دار الفکر، ط2، 1310ھ، ج1، ص348۔

[5] -لجنۃ علماء برئاسۃ نظام الدین البلخی، الفتاوی الہندیہ، ج1، ص488۔

[6] محمد بن عیسٰی بن سورۃ، سنن ترمذی، ج3، ح1186، ص484۔(شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)۔

[7] محمد بن عیسٰی بن سورۃ، الجامع الکبیر- سنن الترمذي، ج2، ح1186، ص483۔(شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے)۔

[8] www.facebook.com/Nafse islam Com/post / Accessed on:24-03-2013

[9] www.express.pk/story/26802 / Accessed on :23-01-2013

[10] daily.urdupoint.com/news_200659 html Accessed on :23-01-2013

[11] faisalabad.sujag.org/feature/20193 Accessed on :09-08-2015

[12] www.lgharipur.gov.pk/Accessed on :15-11-2015

[13] www.lgharipur.gov.pk/Accessed on :15-11-2015

[14] عبد الرشید، اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ ضلع ہری پور۔ 2015-06-10۔(حاصل کردہ تعداد دورانِ تحقیق لیے گئے انٹرویو سے ماخوذ ہے)

[15] ظفر اقبال، کمپیوٹر آپریٹر، ڈپٹی کمشنر آفس ہری پور۔ 2015-11-16۔(حاصل کردہ تعداد دورانِ تحقیق لیے گئے انٹرویو سے ماخوذ ہے)

[16] مفتی محمد ایوب ہزاروی، انچارج شعبہ دار الافتاء، دار العلوم الاسلامیہ رحمانیہ، ہری پور۔ 2015-06-16۔

[17] مفتی محمد عاصم، انچارج شعبہ دار الافتاء، مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم، کھلابٹ ہری پور۔ 2015-06-15۔

[18] مفتی عبد القیوم، انچارج شعبہ دارالافتاء، جامع مسجد اقصیٰ، مین بازار ہری پور۔ 2015-06-17۔

[19] مفتی شفقت محمود، انچارج شعبہ دارالافتاء، جامعہ عبد اللہ بن مسعود پنیاں، ہری پور۔ 2015-06-15۔

[20] محمد ظہیر، انچارج محافظ خانہ، ضلعی عدالت ہری پور۔ 2015-05-06۔ (حاصل کردہ تعداد دورانِ تحقیق لیے گئے انٹرویو سے ماخوذ ہے)۔

[21] ضلعی سیکرٹریٹ، ہری پور۔ 2015-04-03۔ DRC قاضی شہزاد، انچارج ریکارڈ روم۔

[22] سہارا فاؤنڈیشن کا دفتر نسیم ٹاؤن میں ہے۔ یہ ادارہ قمر حیات صاحب کے زیرِ نگرانی 1999ء سے کام کر رہا ہے۔ یہ جمہوریت کے فروغ، بنیادی انسانی حقوق، قدرتی آفات سے متاثرہ افراد کی بحالی اور خاص طور پر مزدوروں کے حقوق کے لیے وجود میں آیا تھا۔ اپریل 2010ء سے یہ تنظیم عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے بھی کام کر رہی ہے۔

[23] سنگم ڈویلپمنٹ کا دفتر شوکت پلازہ میں ہے۔ جو کہ سیف اللہ خان کی زیرِ نگرانی 2006ء سے ضلع ہری پور میں غربت، بے روزگاری، تعلیم اور عورتوں کے حقوق کے لیے کام کر رہا ہے۔

[24] سنگی کا ضلعی دفتر محلہ سوکا، یونس کالونی میں ہے۔ اس کی سنگِ بنیاد 1989ء میں عمر اصغر خان نے رکھی۔ ضلع ہری پور میں اس کے نگران اعجاز اجمل خان ہیں۔

[25] یہ تنظیم عورتوں کے حقوق کی تنظیم ہے جو جون 2012ء میں وجود میں آئی یہ تنظیم کوکب ایڈوکیٹ کے زیرِ نگرانی کام کر رہی ہے اس کا دفتر افضل مارکیٹ نزد جی ٹی روڈ پر واقع ہے۔

[26] ابو داود سلیمان بن الاشعث، سنن ابی داود، ح 2142، ج 2، ص 244۔ (شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)۔